محلہ احمدیہ قادیان 143516 ضلع گورداسپور (پنجاب) انڈیا   Mob:9682536974, E-Mail.: ansarullah@qadian.in

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ کے مصائب اگر پہاڑوں پر ٹوٹتے تو وہ پیوست زمین ہو جاتے لیکن آپؓ کو رسولوں جیسا صبر عطا کیا گیا

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت خلیفہ ٔ راشد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15؍اپریل 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ. بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ. الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ. مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ. اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ. اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ. صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ. غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ.

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ گزشتہ سے پیوستہ خطبہ جمعہ میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کے مرتدین کے خلاف کیے جانے والے اقدامات کا تذکرہ ہو رہا تھا۔ مختلف حوالہ جات کی روشنی میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے مرتدین کو اُن کے ارتداد کی وجہ سے نہیں بلکہ اُن کی بغاوت اور جنگ کی وجہ سے سزا دی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اس ارتداد کو سرکشی اور بغاوت سے تعبیر کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام اور مسلمانوں پر مصائب ٹوٹ پڑے۔ بہت سے منافق مرتد ہو گئے۔ افترا پردازوں کے ایک گروہ نے دعویٰ نبوت کر دیا۔ مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ کے قریب جاہل اور بد کردار آدمی مل گئے اور فتنے بھڑک اٹھے۔ مومنوں پر ایک شدید زلزلہ طاری ہو گیا۔ ایسے وقت میں حضرت ابو بکرؓ خلیفہ بنائے گئے۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب میرے والد خلیفہ بنائے گئے تو آغاز ہی میں آپؓ نے ہر طرح سے فتنوں کو موجزن اور جھوٹے مدعیان نبوت کی سرگرمیوں اور منافق مرتدوں کی بغاوت کو دیکھا اور آپؓ پر اتنے مصائب ٹوٹے کہ اگر وہ پہاڑوں پر ٹوٹتے تو وہ پیوست زمین ہو جاتے لیکن آپؓ کو رسولوں جیسا صبر عطا کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یہاں تک کہ اللہ کی نصرت آن پہنچی۔ جھوٹے نبی قتل اور مرتد ہلاک کر دیے گئے۔ فتنے دُور کر دیے گئے۔ اللہ نے مومنوں کو آفت سے بچا کر اُن کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دیا۔ دین کو تمکنت بخشی اور ایک جہان کو حق پر قائم کر دیا۔ مفسدوں کے چہرے کالے کر دیے اور اپنا وعدہ پورا کیا۔ اس تکلیف کے بعد مومنوں کے دل روشن اور چہرے شاداب ہو گئے۔ وہ آپؓ کو ایک مبارک وجود اور نبیوں کی طرح تائید یافتہ سمجھتے تھے اور یہ سب کچھ حضرت ابو بکرؓ کے صدق اور گہرے یقین کی وجہ سے تھا۔

باغیوں کا قلع قمع کرنے کے لیے حضرت ابو بکرؓ نے فوج کو تقسیم کیا اور گیارہ سپہ سالاروں کو اسلامی جھنڈے دے کر مختلف علاقوں میں محاذوں پر بھیجا۔ حضرت خالد بن ولیدؓ کو طلیحہ بن خویلد اور بطاح مالک بن نویرہ سے، حضرت عکرمہؓ بن ابو جہل کو مسیلمہ سے، حضرت مہاجر بن ابو امیہؓ کو عنسی کی فوجوں، قیس بن مکشوح اور کندہ سے، حضرت خالد بن سعید بن عاصؓ کو حمقتین میں، حضرت عمرو بن عاصؓ کو قضاعہ و دیعہ اور حارث کی جمعیتوں سے، حضرت حذیفہ بن محصن غلفانیؓ کو اہل دبا سے، حضرت عرفجہ ھرثمہؓ کو مہرہ میں، حضرت شرحبیل بن حسنہؓ کو یمامہ اور قضاعہ میں، حضرت طریفہ بن حاجزؓ کو بنو سلیم اور ہوازن سے، حضرت سوید بن مقرنؓ کو تہامہ میں اور حضرت علاء بن حضرمیؓ کو بحرین میں باغیوں سے مقابلے کا حکم دیا۔ حضرت ابو بکرؓ نے ہر دستے کے امیر کو حکم دیا کہ جہاں جہاں سے وہ گزریں وہاں کے طاقتور مسلمانوں کو اپنے ساتھ لیں اور بعض طاقتور افراد کو وہیں اپنے علاقے کی حفاظت کے لیے پیچھے چھوڑ دیں۔

حضرت ابو بکرؓ کی اس تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے ایک مصنف لکھتے ہیں کہ ان مہمات کے لیے ذوالقصہ فوجی مرکز قرار پایا۔ یہاں سے منظم اسلامی افواج ارتداد کی تحریک کو کچلنے کے لیے مختلف علاقوں کی طرف روانہ ہوئیں۔ دستوں کی تقسیم اور ان کے مواقع کی تحدید سے واضح ہوتا ہے کہ ابو بکرؓ جغرافیہ کا دقیق علم رکھتے تھے اور انسانی آبادیوں اور جزیرۃ العرب کے راستوں سے بخوبی واقف تھے۔ لشکروں کے ساتھ رابطہ بھی انتہائی دقیق تھا۔ تمام لشکر آپس میں مربوط تھے اور یہ خلافت کی اہم کامیابیوں میں سے تھا کیونکہ ان لشکروں کے اندر قیادت کی مہارت کے ساتھ حسنِ تنظیم بھی موجود تھا۔ مرتدین اپنے اپنے علاقوں میں متفرق تھے اور یہ تصور کیے ہوئے تھے کہ چند ماہ میں تمام مسلمانوں کا صفایا کر دیں گے۔ اسی لیے ابو بکرؓ نے چاہا کہ اچانک اُن کی شوکت و قوت کا صفایا کیا جائے اور اُن کا فتنہ بڑھنے سے قبل ہی اُن کی خبر لی اور انہیں اس بات کا موقع نہ دیا کہ وہ اپنا سر اٹھا سکیں اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچا سکیں۔

حضرت ابو بکرؓ کی جانب سے قائدین کی تقرری کے حوالے سے مختلف امور کا تذکرہ کرتے ہوئے ایک اور مصنف ڈاکٹر علی محمد صلابی لکھتے ہیں کہ صدیق اکبرؓ نے دار الخلافہ مدینہ کی حفاظت کے لیے فوج کا ایک حصہ اپنے پاس رکھا اور اسی طرح امور حکومت میں رائے اور مشورہ کے لیے کبار صحابہ کی ایک جماعت اپنے پاس رکھی۔ قائدین کو حکم فرمایا کہ ارتداد سے متاثرہ علاقوں میں موجود مسلمان جو قوت اور طاقت کے مالک ہیں ان کو اپنے ساتھ شامل کر لیں اور ان علاقوں کی حفاظت کی خاطر کچھ افراد کو وہاں مقرر کر دیں۔ مرتدین کے ساتھ جنگ کرتے ہوئے ابو بکرؓ نے اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ کے اصول کو اپنایا یعنی فوج کے اہداف کچھ ظاہر کرتے حالانکہ مقصود کچھ اَور ہی ہوتا۔ اس طرح ابو بکرؓ کی قیادت میں سیاسی مہارت علمی تجربہ علم راسخ اور ربانی فتح اور نصرت نمایاں ہوتی ہیں۔

اس موقع پر حضرت ابو بکرؓ نے دو فرمان بھی لکھے تھے: ایک عرب قبائل کے نام اور دوسرا سپہ سالاران فوج کی ہدایت کے لیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصنیف لطیف سر الخلافہ میں عرب قبائل کے نام لکھے

جانے والے خط کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مناسب ہے کہ ہم یہاں وہ خط درج کردیں (تاکہ) اس خط پر اطلاع پانے والے صدیق اکبرؓ کی شعائر اللہ کی ترویج اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سنن کے دفاع میں مضبوطی کو دیکھ کر ایمان اور بصیرت میں ترقی کریں۔

یہ خط ابو بکر خلیفۃ الرسول ﷺ کی طرف سے ہر خاص و عام کے لئے ہے... اما بعد واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کو اپنی جناب سے حق دے کر اپنی مخلوق کی طرف مبشر نذیر اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور ایک منور کر دینے والے سورج کے طور پر بھیجا تاکہ آپ ﷺ اسے ڈرائیں جو زندہ ہو اور کافروں پر فرمان صادق آجائے۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو حق کے ساتھ ہدایت دی جس نے آپ ﷺ کو قبول کیا اور جس نے آپ ﷺ سے پیٹھ پھیر لی اس سے رسول اللہ ﷺ نے اس وقت تک جنگ کی کہ وہ طوعاً و کرھاً اسلام میں آگیا۔ پھر رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے پھر اس کے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے حکم کو نافذ فرمالیا اور امت کی خیر خواہی کرلی اور جو ذمہ داری آپؐ پر تھی اسے پورا کرلیا اور اللہ نے آپؐ پر اور اہل اسلام پر اپنی اس کتاب میں جو اس نے نازل فرمائی اس بات کو خوب کھول کر بیان کر دیا... میں تمہیں اللہ کے تقویٰ کی اور تمہارے اس بخت کی اور نصیب کے حصول کی جو اللہ کے ہاں تمہارے لئے مقرر ہے اور وہ تعلیم جو تمہارا نبی ﷺ تمہارے پاس لے کر آیا اس پر عمل کرنے کی تمہیں تاکید کرتا ہوں اور یہ کہ تم آپ ﷺ کی رہنمائی سے رہنمائی حاصل کرو اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے پکڑے رکھو کیونکہ ہر وہ شخص جسے اللہ ہدایت نہ دے وہ گمراہ ہے اور ہر وہ شخص جسے وہ نہ بچائے وہ آزمائش میں پڑے گا اور ہر وہ شخص جس کی وہ اعانت نہ فرمائے وہ بے یار و مددگار ہے۔ پس جسے اللہ ہدایت دے وہی ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ گمراہ قرار دے وہ گمراہ ہے... اور اس کا دنیا میں کیا ہوا کوئی عمل اس وقت قبول نہ کیا جائے گا جب تک وہ اس دین اسلام کا اقرار نہ کرلے اور نہ ہی آخرت میں اس کی طرف سے کوئی معاوضہ اور بدلہ قبول کیا جائے گا اور مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم میں سے بعض نے اسلام کا اقرار کرنے اور اس پر عمل کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو دھوکہ دیتے ہوئے اور اس کے معاملے میں جہالت برتتے ہوئے اور شیطان کی بات مانتے ہوئے اپنے دین سے ارتداد اختیار کرلیا ہے... اور میں نے مہاجرین انصار اور حسن عمل سے پیروی کرنے والے تابعین کے لشکر پر فلاں آدمی کو مقرر کر کے تمہاری طرف بھیجا ہے اور میں نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ نہ تو کسی سے جنگ کرے اور نہ اسے اس وقت تک قتل کرے جب تک وہ اللہ کے پیغام کی طرف بلا نہ لے۔ پھر جو اس پیغام کو قبول کرلے اور اقرار کرلے اور باز آجائے اور نیک عمل کرے تو اس سے قبول کرے اور اس پر اس کی مدد کرے اور جس نے انکار کیا تو میں نے اسے حکم دیا ہے کہ وہ اس سے اس بات پر جنگ کرے اور جس پر قابو پائے ان میں سے کسی ایک کو بھی باقی رہنے نہ دے اور یا وہ انہیں آگ سے جلا ڈالے اور ہر طریق سے انہیں قتل کرے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالے اور کسی سے اسلام سے کم کوئی چیز قبول نہ

کرے۔ پھر جو اس کی اتباع کرے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور جس نے اسے ترک کیا تو وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکے گا اور میں نے اپنے پیغامبر کو حکم دیا ہے کہ وہ میرے اس خط کو تمہارے ہر مجمع میں پڑھ کر سنا دے اور اذان ہی اسلام کا اعلان ہے پس جب مسلمان اذان دیں تو وہ بھی اذان دے دیں اور ان پر حملہ سے رک جائیں اور اگر وہ اذان نہ دیں تو ان پر حملہ جلد کرو اور جب وہ اذان دے دیں تو جو ان پر فرائض ہیں ان کا مطالبہ کرو اور اگر وہ انکار کریں تو ان پر جلد حملہ کرو اور اگر اقرار کر لیں تو ان سے قبول کر لیا جائے۔

حضرت ابو بکرؓ نے دوسرا خط گیارہ امرائے لشکر کے نام تحریر فرمایا اور ہر امیر کو تاکیدی حکم دیا کہ وہ ہر معاملے میں ظاہر اور باہر میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرے۔ جہاں تک اس کی استطاعت ہے اور اس کو اللہ کے معاملے میں جدوجہد کا اور ان لوگوں سے جہاد کا حکم دیا ہے جنہوں نے اللہ سے پیٹھ پھیر لی اور اسلام سے رجوع کرتے ہوئے شیطانی آرزوؤں کو اختیار کر لیا ہے۔ سب سے پہلے اُن پر اتمام حجت کرے اُنہیں اسلام کی طرف دعوت دیں۔ اگر وہ اس کو قبول کر لیں تو اُن لوگوں سے لڑائی سے رک جائے اور اگر وہ اس کو قبول نہ کریں تو اُن پر فی الفور حملہ کرے یہاں تک کہ اس کے سامنے جھک جائیں۔ پھر وہ اُن لوگوں کو اُن کے حقوق اور فرائض بتائے اور وہ اُن سے وصول کرے جو اُن پر فرض ہے اور اُنہیں دے جو اُن کے حقوق ہیں۔ جس نے انکار کیا تو اس سے لڑائی کی جائے۔ اگر اللہ اسے اُن پر فتح عطا کرے تو اُن کو بری طرح اسلحہ اور آگ کے ذریعہ قتل کیا جائے گا۔

ڈاکٹر علی محمد صلابی لکھتے ہیں کہ اس خط میں یہ ذکر ہے کہ مرتدین باغیوں کو آگ میں جلا دیا جائے۔ کسی کو جلانے کی سزا دینا تو جائز نہیں ہے۔ آگ کے ذریعہ عذاب دینا صرف اللہ کا کام ہے لیکن یہاں انہیں جلانے کا حکم اس لیے دیا گیا کہ ان بد معاشوں نے اہل ایمان کے ساتھ یہی برتاؤ کیا تھا لہٰذا یہ قصاص کے طور پر تھا۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں بھی یہی فرمایا ہے کہ جیسا کوئی کرتا ہے اُس کو اس کے مطابق ہی سزا دو بدلہ لینے کے لیے۔ باغیوں نے مسلمانوں کو جلانے اور اُنہیں گھناؤنے طریقے سے قتل کرنے کے جرم کا ارتکاب کیا تھا لہٰذا حضرت ابو بکرؓ نے اسی طرح اُن کو قتل کرنے اور سلوک کرنے کا حکم دیا تھا جیسا اُنہوں نے مسلمانوں کے ساتھ کیا تھا۔

حضور انور نے آخر میں فرمایا کہ یہ ذکر آگے بھی ان شاء اللہ بیان ہو گا۔ رمضان میں شاید دوسرے خطبہ بھی بیچ میں آتے رہیں گے ہو سکتا ہے وقت لگ جائے لیکن بہر حال جو بھی آئندہ خطبہ اس پہ آئے گا اس میں تفصیل بیان ہو گی۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ، عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ